قُل ھَاتُوا بُرھَانَکُم اِن کُنتُم صَادِقِین

آپ فرما دیجئے، لاؤ تم اپنی دلیل اگر سچے ہو

آئینہ حق و باطل

علامہ غلام نصیر الدین چشتی

جماعت اہل سنت و جماعت شعبہ خواتین

فاروق آباد شیخوپورہ

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

"فرما دیجئے لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو"

آئینہ حق و باطل

علامہ غلام نصیر الدین چشتی

جماعت اہلسنّت و جماعت

شعبہ خواتین فاروق آباد شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	....	آئینہ حق و باطل
مولف	....	علامہ غلام نصیرالدین چشتی گولڑوی
تصحیح	....	محمد لیٰسین قادری شطاری
	....	محبوب احمد چشتی
تاریخ طبع	....	۲۵ دسمبر ۱۹۹۴ء ۲۱ رجب ۱۴۱۵ ہجری
ناشر	....	جماعت اہلسنت و جماعت شیخوپورہ
	....	شعبہ خواتین فاروق آباد
قیمت	....	۲۵/- روپے

ملنے کا پتہ

- ادارہ لوح و قلم جامعہ نظامیہ رضویہ
لاہور نمبر ۸ - کوڈ نمبر ۵۴۰۰۰
- محبوب علی غوثیہ کریانہ سٹور مین بازار مقابل
جنوب مشرقی گیٹ غلہ منڈی ہارون آباد

فہرست

آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور بڑی دیر تک ان پر غم و غصہ کی یہ کیفیت طاری رہی۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۹ نومبر ۱۹۹۴ء)

دوسرا واقعہ : حکیم اہلسنت، حکیم محمد موسیٰ امرتسری دام فیضہ لکھتے ہیں تقریباً نوے سال پہلے حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب قبلہ علی پوری قدس سرہ نے امام الائمہ سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس سراپا قدس منعقدہ مسجد جان محمد امرتسر کے اجتماع عظیم میں بیان فرمایا تھا کہ۔

"امرتسر کے گرجا کے سامنے کھڑا ہو کر ایک پادری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل اور عیسائی مذہب کی خوبیاں بیان کر رہا تھا اور وہ پادری دوران تقریر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ادب و احترام سے نہیں لیتا تھا۔ سامعین میں ایک بھنگڑ اس حالت میں کھڑا تھا کہ بھنگ گھوٹنے والا ڈنڈا اس کے کندھے پر تھا۔ اس خوش بخت نے کہا "پادری ! ہم حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو برحق نبی مانتے ہیں اور ان کا نام ادب سے لیتے ہیں تو بھی ہماری سچی سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام پاک ادب سے لے۔" مگر پادری پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا، تو عالی ہمت نے پھر ٹوکا جب پادری نے تیسری بار بھی اسی طرح نام لیا تو اس پاک نہاد نے اپنا وہ ڈنڈا جس سے بھنگ گھوٹتا تھا اس زور سے پادری کے سر پر دے مارا کہ پادری کا سر پھٹ کر بھیجا باہر آگیا اور وہ مردود بیان دیئے بغیر واصل جہنم ہو گیا۔ یہ عاشق صادق پکڑا گیا۔ موت کی سزا ہوئی۔ انگریز جج نے یہ لکھ کر بری کر دیا کہ

"پادری کا قاتل تکیہ نشین بھنگڑ ہے۔ کوئی مولوی نہیں۔ مولوی اور پادری کی کوئی باہمی رنجش ہو سکتی ہے

بھنگڑ سے پادری کی دیرینہ یا تازہ رنجش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ظاہر ہے کہ پادری نے ضرور اس کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ میں اسے بری کرتا ہوں"۔

اس واقعے کے نقل کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ پادری حضور پرنور سید الانبیاء علیہ **التحیتہ والثناء** کی شان میں کوئی گستاخی کا کلمہ نہیں کہہ رہا تھا صرف حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آداب سے نہیں لیتا تھا یعنی مولوی اسمٰعیل دہلوی کی طرح "جس کا نام محمد یا علی ہے" وہ کسی چیز کا مختار نہیں (نقل کفر کفر نباشد) (**تقویۃ الایمان** صفحہ ۴۷) یعنی پادری صرف "محمد صاحب" کہہ رہا تھا اور اس تکیہ والے عاشق صادق کو یہ بات بھی ناگوار گزری اور اس نے اپنے مذہب عشق کا جھنڈا بلند کر دکھایا خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را (آمین)

عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عالم و مفتی سے پوچھے بغیر ادب نہ کرنے والوں کو جہنم رسید کر دیتے ہیں تو کوئی گستاخ ان کے خنجر براں سے کیونکر بچ سکتا ہے۔ ان کا مفتی ان کا وجدان ہوتا ہے ان کا پیر و مرشد ان کا جذبہ عشق ہوتا ہے لہٰذا ایسے ان پڑھ غازیوں کا یہ کام ہمیشہ لائق تقلید ہوتا ہے۔ کفار کی حکومت میں تو اسی طرح ہونا چاہیے اور ہوتا رہا۔ مسلمانوں کی حکومت میں یہ عدالت کی ذمہ داری ہے کہ وہ سچی شہادتوں کے بعد گستاخ رسول کے قتل کا حکم صادر کرے تاکہ مزید الجھنیں اور پیچیدگیاں پیدا نہ ہو سکیں۔ (گستاخ رسول کی سزا قتل۔ علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ علیہ مطبوعہ مرکزی مجلس رضا لاہور ۱۹۸۸ء)

حرف آخر : برادران اسلام ! آج امت مسلمہ کو اتحاد و اتفاق کی جو ضرورت ہے وہ کسی بھی ذی ہوش انسان سے مخفی نہیں ہے۔ بالخصوص مملکت